# دائم المرض مرزا صاحب

(”میں ایک دائم المرض آدمی ہوں“۔ضمیمہ اربعین ۳و۴،مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

(شیخ راحیل احمد ۔ جرمنی)

**نوٹ:** کچھ عرصہ قبل ایک ویب سائٹ پر ایک گمنام احمدی کا خط میری بیماری کے حوالے سے شائع ہوا،جس میں مجھے اس طرح کا بیمار ظاہر کیا گیا جس طرح انکے نام نہاد مصلح موعود مرزا بشیر الدین محمود کی حالت تھی۔اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مجھے اس قسم کی حالت سے بچایا ہوا ہے،دوسرے انہوں نے مرزا غلام احمد کے الہام ”جو تیری توہین کریگا، میں اسکی اہانت کرونگا“ کا حوالہ دیا ہے،پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ کوئی الہام نہیں بلکہ انسانیت کے لئے ایک الزام ہے۔دوسرے یہ کہ وہ یہ حوالہ دیتے ہوئے بھول گئے کہ روزانہ لاکھوں لوگ نہ صرف مرزا غلام احمد صاحب پر بلکہ ان کے ماننے والوں پر بھی لعنت بھیجتے ہیں، بلکہ نہ بھی چاہیں تو قانوناً لعنت بھیجنے پر مجبور ہیں، یہ کیسا نبی ہے جس پر دن رات لاکھوں لوگوں کے لعنت ڈالنے پر بھی ان کو روکنے کے لئے اللہ تعالےٰ کوئی کاروائی نہیں کرتا، بلکہ ایسے حالات پیدا کر دئے کہ جو مرزا غلام اے قادیانی کو نبی یا مصلح وغیرہ نہ مانتے ہوئے بھی، لعنت نہیں ڈالنا چاہتے وہ بھی قانوناً لعنت ڈالنے پر مجبور ہیں۔مرزا صاحب کے نہ ماننے والوں کی بات تو علیحدہ رہی اسکے اپنے ماننے والے جو حاجی کہلانے کے شوقین ہیں، اپنے خلیفہ کے منع کرنے کے باوجود اپنے اس خود ساختہ نبی پر لعنت بھیج کر مسلمانوں والا پاسپورٹ حاصل کرتے ہیں اور پھر بھی احمدی کہلاتے ہیں،نوکریوں کے لئے مسلمان کا ڈومیسائل حاصل کرنے کے لئے اپنے احمدی نبی اور اپنے احمدی ہونے کے اوپر، اپنے احمدی ماں باپ اور خاندان پر اپنی احمدی جماعت پر لعنت ڈالتے ہیں! میں ذاتی طور پر بے شمار احمدی کہلانے والوں کو جانتا ہوں جو پاکستان سے یورپ آنے کے لئے مسلمانوں کا پاسپورٹ بنوا کر آئے، چونکہ میں ذاتیات پر گفتگو نہیں کرنا چاہتا اس لئے انکے نام نہیں دے رہا۔کیا کسی اور مذہب میں بھی ایسی مثال دکھا سکتے ہیں یہ گمنام احمدی صاحب؟ باقی یہ آرٹیکل اس بات کا ثبوت ہے کہ میرے بارے میں گمنام احمدی صاحب نے جن ”حقائق“ کا انکشاف کیا ہے وہ ان کے انگریزوں کے خودکاشتہ وخودساختہ نبی کی تاویلوں کی طرح ہی خودساختہ وخودکاشتہ حقائق ہیں۔اور مجھے اللہ تعالےٰ نے اس قسم کی حالت سے بچایا ہوا ہے جس قسم کی حالت وہ دیکھنا چاہتے ہیں۔دوسرے وہ اپنے نبی کی ان بیماریوں کی کیا تشریح کریں گے جو اس مضمون میں بیان کر رہا ہوں، اور پھر اپنے خلیفہ ثانی مرزا بشیر الدین محمود کی اور جھوٹوں کے بادشاہ خلیفہ رابع مرزا طاہر احمد کی بیماریوں کی کیا تشریح کریں گے کہ وہ کس کی بددعا کا شکار ہوئے؟ سب سے بڑھ کر اپنے نبی کی مُونہہ مانگی موت کی کیا تشریح کریں گے؟

## مرزا غلام اے قادیانی

انگریزوں کے دور میں متحدہ ہندوستان کے علاقہ پنجاب میں قادیان کے گاؤں میں ایک مغل گھرانے میں پیدا ہوئے۔مرزا صاحب اس وقت کے مروجہ علوم کے مطابق ایک پڑھے لکھے شخص تھے۔عالم اسلام میں پچھلے سو سال کے اندر متنازعہ ترین شخصیت ہیں،اس کی وجہ ان کے متضاد اور کفریہ دعویٰ جات ہیں،انہوں نے اسلام کے ایک ہمدرد مناظر اور لکھاری کی حیثیت سے اپنا سفر شروع کیا اور کسی ماہر منصوبہ باز نے انکو مقدس دعووں کے سفر پر ڈال دیا۔اور پہلا دعویٰ ملہم ہونے کا تھا اسکے بعد انتہائی مکاری و چالبازی کے ساتھ روحانی شریک، مثیل مسیح، مہدی سے لیکر نبوت کے دعویٰ سے گزرتے ہوئے کشفاً خدائی کے مقام تک کے دعوے کر ڈالے۔ ویسے تو ہر کوئی جو بطور انسان اس دنیا میں بھیجا گیا ہے بیمار ہوتا ہے اور انسان بیمار ہوتے رہیں گے لیکن جب ایک شخص کا دعویٰ ہے کہ وہ شخص ایک ایسی ہستی ہے جس کے بارے میں تمام پاک کتابوں میں ذکر ہے، جسکو دیکھنے کے لئے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی (شاید اس لئے کہ وہ لوگوں کو چودھویں صدی کے کامیاب ترین دجال کی شخصیت کے بارے میں زیادہ تفصیل کے ساتھ بتا سکیں)۔تو ایسے شخص کی زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں ہر شخص کو جاننے اور بحث کرنے کا حق ہے، اسی لئے میں چند سوالوں کے ساتھ مرزا صاحب کی بیماریوں کو اس لئے پیش کر رہا ہوں کہ آیا پیغمبروں کو ایسی بیماریاں لاحق ہوتی ہیں یا نہیں؟ اور کیا رسول دائم المرض بھی ہوتے ہیں؟ اور کیا ان کے امراض وقت کے ساتھ بڑھتے ہیں یا کم ہوتے ہیں؟ مجھے امید ہے کہ اس موضوع پر قادیانی جماعت کے کوئی صاحب علم خیال آرائی برائے رہنمائی یا بطور جواب کریں گے؟ اس کے علاوہ ایک بات اہم ہے کہ جب مرزا صاحب کی اپنی ذات کے حوالے سے کسی بیماری کا ذکر آئیگا تو ہمکو مرزا صاحب کی اپنی بیماریوں کی اپنی تشخیص کو وزن دینا ہی ہوگا، کیونکہ انہوں نے طب کا علم بھی حاصل کیا تھا۔مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ ”اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں اور وہ فن طبابت میں بڑے حاذق طبیب تھے“۔کتاب البریہ / ر خ، ج ۱۳ ، ص ۱۸۰ و ۱۸۱۔ویسے بھی انکا دعویٰ نبوت کا دعویٰ ہے، اور نبی کی کہی ہوئی بات اسکے ماننے والوں کے لئے حجت ہوتی ہے اور بیماریوں کے بارہ میں تو دوہری حجت ہوگی یعنی بطور طبیب اور بطور نبی!

مرزا صاحب اپنی ایک کتاب میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو الہاماً بتایا ہے کہ ''اس نے مجھے براہین احمدیہ میں بشارت دی کہ ہر ایک خبیث عارضہ سے تجھے محفوظ رکھونگا''۔ اَربعین ۳/ ر خ، ج ۱۷/ ص ۴۱۹۔

آیئے ذرا ان بیماریوں کا جائزہ لیں، اور دیکھیں کہ کیا اللہ تعالیٰ نے واقعی انکو امراض خبیثہ سے محفوظ رکھا......؟؟؟؟؟؟؟

## نبوت کا ثبوت بیماریاں

مرزا صاحب کا کمال یہ ہے کہ وہ اپنی بیماریوں کو بھی اپنی نبوت کا ثبوت بناتے ہیں۔ جس طرح آج تک سوائے مرزا صاحب کے کسی نبی نے ظلی بروزی وغیرہ نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اسی طرح معلوم تاریخ میں کسی سچے یا جھوٹے نبی نے بھی اپنی بیماریوں کو اپنی نبوت کا ثبوت نہیں بنایا۔ فرماتے ہیں کہ ''میں ایک دائم المرض آدمی ہوں اور وہ دو زرد چادریں جن کے بارے میں حدیثوں میں ذکر ہے کہ ان دو چادروں میں مسیح نازل ہوگا، وہ دو زرد چادریں میرے شامل حال ہیں، جن کی تعبیر علم تعبیر الرؤیا کی رو سے دو بیماریاں ہیں، سو ایک چادر میرے اوپر کے حصے میں ہے کہ ہمیشہ سردرد اور دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے اور دوسری چادر جو میرے نیچے کے حصہ بدن میں ہے ، وہ بیماری ذیابیطیس ہے، کہ ایک مدت سے دامنگیر ہے، اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے، اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں، وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں۔'' اربعین ۳ و ۴/ ر خ، ج ۱۷ /صفحہ ۴۷۰ و ۴۷۱،

''دیکھو میری بیماری کے متعلق آنحضرت نے پیشگوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی، آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح جب آسمان سے اُترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوں گی، سو اسطرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی یعنی مراق اور ایک نیچے کی یعنی کثرت بول''۔ اخبار بدر/ ۷ جون ۱۹۰۲ء و تشھیذ الاذہان جون ۱۹۰۶ء

**لیکن** ایک بات کی سمجھ نہیں آئی کہ کیا مسیح علیہ السلام نے خواب میں نازل ہونا تھا جو زرد چادروں کو رویا کے ضمن میں دھکیل کر تعبیر الرویا کی تشریح کا سہارا لیا جا رہا ہے اور من مرضی کی تاویلات کر کے بات کو کس طرح توڑا مروڑا گیا ہے؟ کہاں نزول مسیح اور کہاں خوابوں کی تعبیریں؟ ہاں مرزا صاحب کے تعلّی زدہ خیالات اور خوابوں کی یہ تعبیر ضرور ہو سکتی ہے!!

دوسرے مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ یہ کتنا لغو خیال ہے کہ دو زرد چادروں کو ظاہر پر محمول کیا جائے۔ لیکن کیا یہ اس سے کہیں زیادہ لغو اور بے ہودہ بلکہ گستاخانہ خیال نہیں ہے کہ رسول پاک ﷺ کی ایک عظیم الشان پیشگوئی کو پاگل پن (دوران سر اور مراق) اور بول و براز (پیشاب اور دستوں) کی نذر کر دیا جائے۔ کیا آپ کو کبھی سردرد ہوا ہے، آپ کی کیا حالت ہوتی ہے اور کیا اسکے بعد کوئی کام کر سکتے ہیں؟ کبھی آپ کو چکر آئے ہیں اور اسکے کتنی دیر بعد تک کوئی کام کر سکتے ہیں؟ لیکن اگر ان کی اس تشریح کو وقتی طور پر اگر مان بھی لیا جائے تو ایک سوال اور ہے کہ عام بول چال میں بھی اور طب کی زبان میں بھی سر کو دھڑ سے الگ گنتے ہیں اور اوپر والی زرد چادر دھڑ پر تھی یا سر پر تھی؟ اگر تو سر پر تھی تو سر کی بیماری کے بارے میں بات کریں اور اگر دھڑ پر تھی تو بجائے سر کے دھڑ کی بیماری ہونی چاہیئے؟ اور ساتھ اگر دل بھی نارمل کام نہ کر رہا ہو، تو پھر انسان کے لئے اٹھنا بیٹھنا، جسمانی یا دماغی کام کرنا، اور اگر کر بھی لے تو کسی یکسوئی کے بغیر ہوگا۔ اب آپ ذرا تصور کر کے بتائیں کہ لوگ مسیح علیہ السلام سے رہنمائی لینے آ رہے ہیں، لیکن انکا دل صحیح کام نہیں کر رہا، سر کو چکر آ رہے ہیں، اور وہ انتظار میں کھڑے ہیں کہ مسیح علیہ السلام کی طبیعت ٹھیک ہو تو آگے بات چلے، اور جب دماغ اور دل ذرا ٹھہرتے ہیں تو پھر خود ساختہ مسیح لوٹا ڈھونڈ رہے ہیں؟؟؟ اور ایسا ہوتا بھی رہا ہے!!! مرزا صاحب کی بدبودار تشریح مانتے ہوئے انکو اگر خدا کا فرستادہ بھی مان لیں تو مجھے یقین ہے کہ اللہ بھی سوچ میں پڑ گیا ہوگا بلکہ دل ہی دل میں شرمندہ ہو رہا ہوگا کہ میں نے یہ کیا کیا۔ پانچ ہزار سال سے بنی نوع انسان کو اسکی تمام پاک کتابوں کی پیشگوئیوں پر ایک عظیم الشان شخصیت کے انتظار میں بیٹھے تھے، میں نے انکو یہ ٹوٹا پھوٹا مسیح دے دیا ہے، جسکو کبھی سر میں چکر آ رہے ہیں، ان سے ابھی نجات نہیں ملتی اوپر سے لوٹا ڈھونڈ رہے ہیں اور ٹوائلٹ سے باہر نکلتے ہیں تو قوت مردی کے کشتے ڈھونڈنا شروع کر دیتے ہیں؟؟؟ لیکن اگر ایسا نہیں ہوا کہ مرزا صاحب اسقدر لاچار ہوئے ہوں تو پھر مرزا صاحب کی بیماریاں جعلی ہیں۔ یا دعویٰ غلط ہے!!!

## سو (۱۰۰) بار پیشاب !!!

''اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے، اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں، وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں''۔

اربعین ۳ و ۴/ ر خ ج ۱۷ /ص ۴۷۰ و ۴۷۱۔ اگر چوبیس گھنٹے پر سو بار (۱۰۰) کو تقسیم کیا جائے، جس میں نہ نیند اور نہ کوئی آرام، یا کوئی اور کام ہو تو، تقریباً ہر ساڑھے چودہ منٹ کے بعد پیشاب، اگر ٹوائلٹ میں جانے، شلوار کھول کر کپڑے سمیٹ کر بیٹھنے، پیشاب کرنے، استنجاء کرنے، شلوار باندھنے، باہر آ کر وضو کرنے یا کم از کم ہاتھ دھونے میں اگر ہم ساڑھے چار منٹ گن لیں تو دس منٹ کے بعد دوبارہ پیشاب کے لئے ٹوائلٹ میں (کیونکہ سیرت المہدی میں لکھا ہے کہ مرزا صاحب ٹائلٹ سے باہر آ کر فوراً وضو کرتے تھے)؟؟ لیکن اگر ہم چھ گھنٹے آرام کے، ایک گھنٹہ عبادت کے لئے (ویسے ہونا زیادہ چاہئے لیکن ازراہ احتیاط) اور ایک گھنٹہ کھانے پینے کیلئے نکالیں تو کل بنے آٹھ گھنٹے، اسطرح سارے دن میں بچے ۱۶ گھنٹے، اب اگر سولہ گھنٹوں پر تقسیم کریں تو ہر دس منٹ سے بھی کم پر پیشاب آتا ہے، اگر ہم حساب کریں جیسا کہ اوپر کیا ہے تو ہر پانچ منٹ کے بعد ٹوائلٹ

میں جانا پڑتا ہے،اب آپ خود سوچیں کہ جس شخص کو پتہ ہے کہ پانچ منٹ پر مجھے پھر ٹوائلٹ میں جانا ہے،وہ لکھنے پڑھنے کے لئے توجہ کیسے مرکوز کر سکتا ہے جبکہ زیادہ پیشاب کی وجہ سے ساتھ ہی ضعف وغیرہ کے بھی عوارض ہوجاتے ہوں۔اب آپ صرف ایک بات کا جواب دیجئے کہ کیا دنیا بنانے والے اللہ کو مسیح اور مہدی کیلئے صرف وہی شخص ملا تھا یا بنایا تھا جسکو بجائے دین کے ہر پانچویں منٹ ٹوائلٹ میں جا کر بیٹھنے کی فکر ہو؟؟؟ کہیں یہ تو نہیں کہ مرزا صاحب نے غلو سے کام لیا ہو،لوگوں کی ہمدردیاں سمیٹنے کے لئے یا عادتاً؟؟؟ اور پھر اپنے سو بار پیشاب کا کئی جگہ ذکر کیا ہے،اگر غلو سے کام لیا ہے تو غلو کا دوسرا نام جھوٹ ہے تو مطلب ہے کہ کئی بار جھوٹ بولا؟؟؟ کیا جھوٹ بولنے والا شخص نبی/محدث/مجدد/صاحب الہام تو دور کی بات ہے،کیا روزمرہ کی معمول کی زندگی میں بھی قابل قبول ہے؟؟؟

## ہسٹیریا اور مراق!!!

مراق جو کہ دیوانگی کی ہی ایک قسم ہے ایسا خبیث مرض ہے کہ کسی ولی،مجدد یا نبی میں اسکا پایا جانا ناممکنات میں سے ہے۔مرزا صاحب کے دعاوی اور انمیں درجہ بدرجہ ترقی اسی دماغی بیماری کی بدولت ہوئی۔اس سلسلے میں اس بیماری پر نسبتاً تفصیل سے روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے۔

”مرزا صاحب کو جوانی میں ہسٹیریا کی بیماری ہوگئی تھی“۔سیرت المہدی / ج اول / صفحہ ۱۷، از مرزا بشیر احمد ایم اے،

”ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹیریا ہے۔بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے۔لیکن دراصل بات یہ ہے کہ آپ کو دماغی محنت اور شبانہ روز تصنیف کی مشقت کی وجہ سے بعض ایسی عصبی علامات پیدا ہوجایا کرتی تھیں جو ہسٹیریا کے مریضوں میں بھی عموماً دیکھی جاتی ہیں۔مثلاً کام کرتے کرتے یکدم ضعف ہوجانا۔چکروں کا آنا،ہاتھ پاؤں کا سرد ہوجانا۔گھبراہٹ کا دورہ ہوجانا یا ایسا معلوم ہونا کہ ابھی دم نکلتا ہے یا کسی تنگ جگہ یا بعض اوقات زیادہ آدمیوں میں گھر کر بیٹھنے سے دل کا سخت پریشان ہونے لگنا وغیرہ ذالک،یہ اعصاب کی ذکاوت حس یا تکان کی علامات ہیں اور ہسٹیریا کے مریضوں کو بھی ہوتی ہیں اور انہی معنوں میں حضرت صاحب کو ہسٹیریا یا مراق بھی تھا“سیرت المہدی / ج دوئم / صفحہ ۵۵، از مرزا بشیر احمد ایم اے،اگر ہم مرزا صاحب کے بیٹے کی اس تشریح کو ہی مان لیں تو پھر بھی سوال پیدا ہوتے ہیں،آدمیوں میں گھر کر بیٹھنے سے دل پریشان ہوجاتا ہے تو وہ دل کی پریشانی سنبھالے گا یا راہنمائی کرے گا۔جسکے اعصاب اتنے نازک ہوں کہ ذرا ذرا سی بات پر منتشر ہوجاتے ہوں،وہ شخص اپنے اعصاب کو کنٹرول کرنے سے فرصت پائیگا تو لوگوں کو بتا سکے گا نا کہ انہوں نے اپنی زندگیاں کیسے کنٹرول کرنی ہیں؟ جو شخص دل کی پریشانی اور ذکاوت حس کی وجہ سے ہسٹیریا کا شکار ہوجاتا ہو،تو لوگ اسکو سنبھالنے میں لگے ہونگے یا وہ لوگوں کو؟ وہ کیسے لوگوں کو سنبھال کر صحیح راستہ پر لیکر چلنے کے قابل ہوگا جو خود اکثر چیخیں مار کر نماز میں گر جاتا ہو اور لوگ اسکی ٹانگیں باندھ رہے ہوں۔ایسا شخص نبی کیسے ہوسکتا ہے؟ میری ان باتوں کا ثبوت سیرۃ المہدی سے مل جائیگا۔نبی کو تو اللہ بھیجتا ہی آدمیوں کے لئے اور جہاں بھی کوئی مدعی نبوت (جھوٹا یا سچا) موجود ہوگا لوگ اکٹھے ہونگے،جگہ میں تنگی بھی محسوس ہوگی،اور جب لوگ رہنمائی کے لئے اکٹھے ہوئے تو پتہ چلا کہ نبی صاحب کا دل پریشان ہو رہا ہے اور ہسٹیریا کا دورہ پڑ گیا ہے۔کیا اللہ نے مرزا صاحب کو پریشان ہونے،گھبرانے اور دورہ پڑنے کے لئے نبی بنایا تھا یا جم غفیر کی ہدایت کے لئے؟ واقعات تو کئی ہیں لیکن جو سوال میں نے اُٹھائے ہیں اُنکی تصدیق یہ واقع بھی کرتا ہے۔”مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود کو پہلی مرتبہ دوران سر اور ہسٹریا کا دورہ بشیر اول کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا۔ ............ اسکے کچھ عرصہ کے بعد ایک دفعہ نماز کے لئے باہر گئے۔ ............ تھوڑی دیر بعد شیخ حامد علی نے دروازہ کھٹکھٹایا کہ جلدی سے پانی کی ایک گاگر گرم کردو۔والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں سمجھ گئی کہ حضرت (مرزا) صاحب کی طبیعت خراب ہوگئی ہوگی۔چنانچہ میں نے کسی خادمہ سے کہا کہ اس سے پوچھو میاں کی طبیعت کا کیا حال ہے؟ شیخ حامد علی نے کہا کچھ خراب ہوگئی ہے۔میں پردہ کرا کر مسجد میں چلی گئی۔آپ لیٹے ہوئے تھے۔جب میں پاس گئی تو فرمایا کہ میری طبیعت بہت خراب ہوگئی تھی لیکن اب افاقہ ہے۔میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اُٹھی ہے اور آسمان تک چلی گئی ہے۔پھر میں چیخ مار کر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہوگئی۔والدہ صاحبہ فرماتی ہیں اسکے بعد آپکو باقائدہ دورے پڑنے شروع ہوگئے۔ ........۔سیرت المہدی / ج اول / ص ۱۳، از مرزا بشیر احمد ایم اے، ابن مرزا غلام صاحب

کتب طب میں مراق کی ایک علامت یہ بھی لکھی ہے،”اس میں مریض کو دھوئیں جیسے سیاہ بخارات چڑھتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں“۔شرح اسباب / ج ۱/ص ۷۷۔یعنی ساری علامات حقیقی طور پر پوری اتر رہی ہیں۔ابھی تو آگے دیکھئے۔

## مالیخولیا!!!

مرزا صاحب اپنے بارے میں فرماتے ہیں ''اور پھر اس پر مستزاد مالیخولیا اور مراق کا موذی مرض''۔ سیرت المہدی / ج دوئم / ص ۵۵، از مرزا بشیر احمد

مرزا صاحب کے خاندان میں طبابت کئی پشتوں سے تھی اور انہوں نے خود بھی اپنے والد صاحب سے طب پڑھی تھی، لہٰذا اگر وہ خود کہتے ہیں کہ انکو ہسٹیریا اور مراق تھا تو ہمیں ماننا چاہئے، کیونکہ وہ اپنی حالت کو دوسروں کی نسبت بہتر سمجھ رہے تھے اور انہوں نے یہ نہیں کہا تھا کہ ملتی جلتی علامات ہیں، اور نہ ہی اپنی زندگی میں ان بیماریوں کی انہوں نے تردید کی یا کوئی اور تشریح کی تھی۔ اب بعد میں دکان چلانے والے، دکان کو خطرے میں دیکھ کر جو بھی تاویلات کریں، اسکی کسی طرح بھی کوئی اہمیت نہیں اور نہ ہی قابل غور ہیں۔

## اطباء کی رائے:۔

۱) مرزا صاحب کے دست راست و پہلے قادیانی خلیفہ، مشہور اور شاہی حکیم جناب نور الدین بھیروی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔ ''چونکہ مالیخولیا جنون کا ایک شعبہ ہے اور مراق مالیخولیا کی ایک شاخ اور مالیخولیا مراق میں دماغ کو ایذا پہنچتی ہے، اس لئے مراق کو سر کے امراض میں لکھا ہے''۔ بیاض نورالدین / جز اول / صفحہ ۲۱۱۔ کہتے ہیں کہ بیماری اور صحت اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو پھر قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ مومنوں کو بھی ایذا نہیں پہنچاتا تو کیا انبیاء کو ایذا والی بیماری میں مبتلا کریگا؟

۲) ''ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اسکو ہسٹریا، مالیخولیا، مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعویٰ کی تردید کے لئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی، کیونکہ یہ ایک ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیتی ہے''۔ مضمون ڈاکٹر شاہنواز قادیانی / مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان / ص ۶ و ۷ / بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء / بحوالہ قادیانی مذہب ص ۱۴۵

۳) ''**مالیخولیا** وہ بے ڈھنگی بیماری ہے کہ جس میں مبتلا ہونے کے باوجود اپنے آپ کو نہ صرف تندرست بلکہ بسا اوقات بادشاہ یا نبی یا اوتار وغیرہ خیال کرنے لگتا ہے، اور اسی شان بادشاہی وغیرہ میں آ کر ناجائز حرکات کا مرتکب ہوتا ہے۔ کنز المجربات / جلد دوئم / ص ۲۳۔ مصنفہ حکیم محمد عبداللہ ملتانی۔

**اگر آپ** سیرت المہدی، مصنفہ قمر الانبیاء مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا غلام اے قادیانی کو پڑھ لیں تو آپ خود ہی کہہ اٹھیں گے کہ کونسی ناجائز حرکت ہے جو مرزا قادیانی صاحب نے نہیں کی؟ کونسی شریعت کی انہوں نے پابندی کی؟ حج پر وہ نہیں گئے، ساری عمر زکوٰۃ انہوں نے نہیں دی، کبھی وہ اعتکاف نہیں بیٹھے، مجدد کے دعویدار ہوتے ہوئے سود پر روپیہ لیا، رنڈیوں کا مال اشاعت اسلام کے نام پر اپنے لئے حلال کر لیا، نا کتخدا لڑکیوں سے پوری پوری رات خدمت کروائی، راتوں کو عورتیں اکیلی انکے کمرہ میں پہرے دیتی تھیں، ملازمائیں انکے سامنے بیٹھ کر نہاتی تھیں لیکن وہ اسی جگہ بیٹھے رہتے تھے!!

۴) **مالیخولیا مراقی**۔ اس مرض کے مریضوں میں سے کسی کو یہ وہم ہو جاتا ہے کہ میرے جسم پر سر نہیں، کوئی کہتا ہے کہ میرے حلق میں سانپ چلا گیا ہے۔ کوئی مرغ بن کر بانگ دیتا ہے کوئی گدھا بن کر ہنہناتا ہے .................. کسی کو بادشاہ بننے اور ملک فتح کرنے کے خیالات ہو جاتے ہیں۔ بعض عالم اس مرض میں مبتلا ہو کر دعویٰ پیغمبری کرنے لگتے ہیں۔ مخزن العلاج / ج اول / صفحہ ۲۰ و ۲۱ / مصنفہ شمس الاطباء حکیم و ڈاکٹر غلام جیلانی خان، لاہور۔ اب آپ خود ہی دیکھ لیں کہ مرزا صاحب نے مرغ کی طرح بانگ تو نہیں دی مگر سیرت المہدی میں لکھا ہے کہ اپنے چچازاد کے سر درد کا علاج اس طرح کیا کہ ایک مرغ ذبح کروا کر اس کے سر پر بندھوا دیا۔ اپنے آپ کو آریوں کا بادشاہ قرار دیا اور اپنے آپ کو ہر جگہ خود ہی فاتح قرار دے لیا، پہلے اپنے آپ کو ملہم قرار دے لیا پھر انہی الہاموں کو بنیاد بناتے ہوئے منزل بہ منزل ترقی کرتے ہوئے پیغمبری اور وہ بھی ایسی جو کہ سب نبیوں سے افضل نبوت کے دعویٰ تک پہنچے۔

۵) ہندوستان کے مشہور حکیم غلام جیلانی مزید لکھتے ہیں ''مریض ہمیشہ سست و متفکر رہتا ہے اس میں خودی کے خیالات پیدا ہو جاتے ہیں ہر ایک بات میں مبالغہ کرتا ہے''۔ مخزن حکمت طبع دوم / بحوالہ اٹھارہ پیشگوئیاں تصنیف مولانا محمد اقبال رنگونی، مانچسٹر۔ آپ خود دیکھ لیں کہ مرزا صاحب کی اکثر باتیں مبالغہ آمیز ہیں، مثال کے طور پر میں نے پچاس کے قریب الماریاں لکھی ہیں انگریزوں کی حمایت میں حالانکہ ان کی کُل کتابوں کی تعداد قریباً اسی کے ہے، کئی جعلی حدیثیں، جنکی تفصیل کا یہ موقع نہیں وغیرہ وغیرہ

۶) **پیرانائے!!!** مالیخولیا/مراق کا جدید میڈیکل نام پیرانائے ہے۔ اسکے بارے میں میڈیکل سائنس کہتی ہے ''یہ دیوانگی یا شدید دماغی خلل کی وہ صورت ہے جبکہ وسوسوں یا خبطوں کا ایک منظّم گروہ ذہن میں بس جاتا ہے۔ ایسے مریض کے خبط نہایت مربوط، مدلل، منطقی، معین، پیچیدہ اور اُلجھے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ وسوسے اکثر کسی ایک ہی مرکزی

خیال کے گرد گھومتے ہیں۔ یہ مرض عموماً آہستہ آہستہ بڑھتا ہے۔ اکثر مریضوں کی شخصیت میں کوئی خرابی یا نقص نظر نہیں آتا۔ بعض مریضوں کو سمعی بصری واہمے آتے ہیں۔ انہیں طرح طرح کی آوازیں آتی ہیں یا چیزیں نظر آتی ہیں گویا کہ حواس خمسہ کے مختلف حواس سے کچھ نہ کچھ محسوس ہوتا ہے۔ حالانکہ حقیقت میں کچھ نہیں ہوتا۔ بنیادی وسوسے عموماً دو قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) خبط اذیت۔ مرزا صاحب خبط اذیت میں بھی مبتلا تھے، حتیٰ کہ انگریز عدالت کا فیصلہ بھی ہے، جسکا جج وہی ڈگلس صاحب ہے جسکو مرزا صاحب نے پیلاطوس قرار دیا ہے کہ مرزا صاحب کی اکثر تحریریں دوسروں کو ایذا دینے کے لئے لکھی گئی ہیں۔ (۲) پرشکوہ یا اقتداری وسوسے (خبط عظمت)۔ خبط اذیت میں مریض لوگوں کو اپنا دشمن سمجھتا ہے، اور خبط عظمت میں مریض اپنے آپ کو ایک بڑا آدمی اور عظیم ہستی سمجھتا ہے۔ **خبط عظمت** کی ایک قسم مذہبی خبط عظمت ہے، جس میں مریض سمجھتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ خدا اس سے محبت کرتا ہے۔ وہ نبی ہے، رسول ہے اور دنیا کی اصلاح کے لئے اس کو بھیجا گیا ہے۔ وہ نئے دین وضع کرتا ہے۔ وہ سمجھتا اور محسوس کرتا ہے کہ اس کو وحی اور الہام ہوتے ہیں چنانچہ دینی کتابوں کی نت نئی تشریح کر کے انہیں اپنے تصورات کے مطابق ڈھالتا رہتا ہے۔ یہ مرض مردوں کو عموماً تیس سال کے بعد عمر کے آخری حصے میں ہوتا ہے۔ اس قسم کے مریض بہت شکی مزاج، خود بیدار، منکر، گستاخ، مغرور اور حساس ہوتے ہیں۔ مریض تنقید نہیں برداشت کرسکتا۔ مریض زبردست احساس برتری کا شکار ہوتا ہے، جس کے پیچھے درحقیقت احساس کمتری کا جذبہ کارفرما ہوتا ہے۔ ان مریضوں کی اکثریت جنسی مسائل کا شکار ہوتی ہے۔ پیرانائے کے اکثر مریض ذہین افراد ہوتے ہیں، چونکہ ظاہری طور پر بالکل نارمل ہوتے ہیں لہٰذا ہر قسم کے دلائل سے اپنی بات وقتی طور پر منوا لیتے ہیں، یہ لوگ واقعات اور حقائق کو اس طرح توڑ مروڑ لیتے ہیں کہ وہ ان کے وسوسوں پر ٹھیک بیٹھتے ہیں۔ **اسباب:۔** مریض کی معاشرتی، سماجی، پیشہ ورانہ اور ازدواجی زندگی کی ناکامیاں اس مرض کی تشکیل میں اہم رول ادا کرتی ہیں۔ ان ناکامیوں کی وجہ سے اس کی انا مجروح ہوتی ہے، اور وقار کو سخت دھچکہ لگتا ہے، چنانچہ اس میں احساس کمتری پیدا ہوجاتی ہے، جسکو چھپانے کے لئے مریض بڑھا چڑھا کر باتیں کرتا ہے۔ فرائڈ کے نزدیک اس مرض کے پیچھے ہم جنسی تمناؤں اور خواہشوں کا گہرا ہاتھ ہوتا ہے، اس بیماری کی تشکیل میں اہم ترین عناصر مریضوں کے دوسرے لوگوں سے باہمی تعلقات میں دشواری، اپنی کوتاہی ہے۔ (ابنارمل سائیکالوجی اینڈ ماڈرن لائف، از کولمین) بحوالہ بصد شکریہ: الفتویٰ نمبر ۴، ایڈیٹر ڈاکٹر سید راشد علی، www.alhafeez.org۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کی شادی جوان کی ماموں زاد سے ہوئی انتہائی ناکام رہی، دوسرے بیٹے (مرزا فضل احمد) کی پیدائش کے بعد بقول مرزا صاحب کے انکا اپنی بیوی سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ اس بیوی کے بطن سے پیدا ہونے والے بیٹوں کے ساتھ بھی تعلقات کشیدہ رہے، اپنے بزرگوں کی جائداد کے مقدمے جو انہوں نے لڑے ان میں ناکام ہوئے، والد اور بھائی انکو نکما جانتے۔ بقول مرزا صاحب کے انکی گھر میں حیثیت انتہائی گئی گزری تھی۔ بھابھی (نوٹ کیجئے، بیوی نہیں بھابھی، بیوی کو کبھی کچھ لا کر دیتے یا اسکے حقوق کا ہی خیال رکھتے تو وہ بھی انکے لئے کچھ سوچتی) انکو کھانا نوکروں سے بھی گیا گزرا بھجواتی تھیں اور بوجھ سمجھتی تھیں۔ بقول مرزا صاحب کے انکو پہلا الہام ہی باپ کی وفات کے قریب ہوا جب انکو فکر ہوئی کہ اب روٹی کہاں سے کھاؤنگا۔ سیالکوٹ میں کچہری میں اہلمد کی نوکری کی، وہاں بھی مختاری کا محکمانہ امتحان دیا، مگر اس میں ناکام ہوئے، والد نے اپنے مقدموں میں لگایا، وہاں بھی اکثر ناکامیوں کا شکار ہوئے ۔غرضیکہ ان دعووں سے پیشتر انکی زندگی ہر لحاظ سے ایک مثالی ناکام زندگی تھی۔

## تیس سال سے درد سر!!!

”اور میں تو اکثر عوارض لاحقہ سے بیمار رہتا تھا اور دردسر کی بیماری مجھے تیس سال سے ہے“۔ انجام آتھم / رخ، ج ۱۱ / صفحہ۷، حاشیہ۔

”ابتدا ایام میں آپ وسمہ اور مہندی لگایا کرتے تھے۔ پھر دماغی دورے بکثرت ہونے کی وجہ سے سر اور ریش مبارک پر آخر عمر تک مہندی ہی لگاتے رہے“۔ سیرت المہدی، ج ۲ / ص ۱۲۳ / روایت ۴۴۴۔ یہ روایت ظاہر کررہی ہے کہ دماغی دورے بکثرت اور آخر تک پڑتے رہے۔ یہ روایت انکے سالے کی تھی اب مرزا صاحب کی زبانی سنیں۔ ایک دوست کو لکھتے ہیں کہ ”**حالت صحت** اس عاجز کی بدستور ہے، کبھی غلبہ دوران سر اس قدر ہوجاتا ہے کہ مرض کی جنبش شدید کا اندیشہ ہوتا ہے اور کبھی یہ دوران کم ہوتا ہے، لیکن **کوئی وقت** دوران سر سے خالی نہیں گزرتا، **مدت ہوئی** نماز تکلیف سے بیٹھ کر پڑھی جاتی ہے۔ بعض اوقات درمیان میں توڑنی پڑتی ہے، اکثر بیٹھے بیٹھے رینگن (درد جو جوڑوں سے اٹھ کر ٹخنوں تک پہنچتا ہے۔ ناقل) ہوجاتی ہے۔ اور زمین پر قدم اچھی طرح نہیں جمتا، قریباً چھ سات ماہ یا زیادہ گزر گیا ہے کہ نماز کھڑے ہو کر نہیں پڑھی جاتی اور نہ بیٹھ کر اس وضع پر پڑھی جاتی ہے جو مسنون ہے، اور قراءت میں شاید **قل ھواللہ بمشکل پڑھ سکوں** کیونکہ ساتھ ہی توجہ کرنے سے تحریک بخارات کی ہوجاتی ہے۔ خاکسار غلام احمد قادیان، ۵ فروری ۱۸۹۱ء“۔ مکتوبات احمدیہ جلد

پنجم / نمبر ۲ / ص ۴۔ یاد رہے کہ ۱۸۹۱ء میں ہی مرزا صاحب نے مسیح موعود کے دعویٰ کا اعلان کیا۔ کیا اللہ تعالےٰ اپنے نبیوں کو اس حالت میں کئی کئی مہینے رکھتا ہے کہ کھڑے ہونا تو در کنار مسنون طریق سے بیٹھ کر بھی نماز ادا کرنے کی توفیق نہیں دیتا، حالانکہ نماز بندے اور خدا کا براہ راست تعلق ہے اور نبی کا تعلق اللہ سے ہر ایک سے زیادہ اور کسی خلل کے بغیر ہوتا ہے، یہاں تو بنیادی تعلق ہی نہیں صحیح طریق سے قائم ہو پا رہا، رفعتیں یا ہائی کلاس تعلق تو بہت آگے کی بات ہے۔ نبی کا کام تو ہر وقت ذکر الٰہی ہوتا ہے اور یہاں یہ حال ہے کہ مہینوں سے **قل ھو اللہ** کی قراءت بھی نہیں ہو پاتی۔ نہ ہی مسنون طریقے سے عبادت کر سکتے ہیں سوادی بخارات دماغ کو چڑھتے ہیں تو دماغ میں جیسے خیالات آتے ہونگے انکا اندازہ خود کر لیں، اور تمام دعوے ایسے ہی خیالات کا نتیجہ ہیں۔

## مزید ذہنی حالت!!!

مرزا صاحب ذہنی طور پر اتنے معذور تھے یا بنے ہوئے تھے کہ لباس بھی ڈھنگ سے نہیں پہن سکتے تھے یا پہنتے تھے، جرابوں کی ایڑیاں اوپر کی طرف اور نیچے آگے کو لٹکے ہوتے تھے۔ جوتوں میں دائیں اور بائیں کی تمیز نہیں کر سکتے تھے یا کرتے نہیں تھے، حتیٰ کہ بیوی جوتوں میں دائیں بائیں کی تمیز کے لئے نشان بھی لگا دیتی تھی تب بھی اکثر دائیں اور بائیں جوتے کی تمیز نہیں کر سکتے تھے۔ غرارے بھی پہنا کرتے تھے۔ واسکٹ کے بٹن کوٹ میں اور کوٹ کے بٹن واسکٹ میں لگا دیتے تھے۔ کوٹ کے یا واسکٹ کے کاج میں ایک بڑا اسا رومال باندھ لیتے تھے، وغیرہ وغیرہ۔ گھڑی پر وقت نہیں دیکھ سکتے تھے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے روائت نمبر ۸۲ و ۸۳ / سیرت المہدی / ج اول / ص ۶۶ و ۶۷، مصنفہ مرزا بشیر احمد، پسر مرزا صاحب

## حالت مردمی کالعدم ہونے کے باوجود شادی کی!!!

" ایک ابتلا مجھ کو اس شادی کے وقت یہ پیش آیا کہ بباعث اسکے کہ میرا دل اور دماغ سخت کمزور تھا اور میں بہت سے امراض کا نشانہ رہ چکا تھا اور دو مرضیں یعنی ذیابیطیس اور درد سر مع دوران سر، قدیم سے میرے شامل حال تھیں جن کے ساتھ بعض اوقات تشنج قلب بھی تھا۔ اس لئے میری حالت مردمی کالعدم تھی۔ اور پیرانہ سالی کے رنگ میں میری زندگی تھی اس لئے میری اس شادی پر میرے بعض دوستوں نے افسوس کیا"۔ تریاق القلوب / ر خ، ج ۱۵ / صفحہ ۲۰۳۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ نامردی انکا ذاتی اور خفیہ معاملہ ہونے چاہئے تھا، لیکن وہ ان کے کسی ایک دوست کو نہیں بلکہ دوستوں میں بھی مشہور تھا۔ کیسا شرم حیا والا تھا یہ شخص۔ اور پھر ایک بیوی پہلے تھی جس کے ساتھ مجرد کی زندگی گزار رہے تھے، یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ مرزا صاحب نے جب قادیانیوں کی ام القادیین کا رشتہ انکے والد سے مانگا تو خط میں لکھا کہ میں عملاً مجرد کی زندگی گزار رہا ہوں (لیکن یہ نہیں لکھا کہ کیوں؟)، اس حالت میں اوپر سے دوسری بھی گھر میں لے آئے، لیکن کس کے لئے؟ کیا صلائے عام تھی یارانِ ..............

## شادی کے بعد مدت تک نامرد !!!

"جب میں نے شادی کی تھی تو مدت تک مجھے یقین رہا کہ میں نامرد ہوں۔ آخر میں نے صبر کیا"۔ مکتوبات احمدیہ / جلد پنجم / خط نمبر ۴

اگر آپ ایک غیر تمندمرد ہیں تو آپ سوچیں کہ کسی بھی وجہ سے اگر ایسی حالت ہوتی ہے تو کیا آپ ان حالات میں پہلے شادی کریں گے، یا پہلے علاج کروانے کے بعد شادی کریں گے؟ اگر ماں یا باپ ہیں ایک بیٹی کے، تو ایسی بیماریوں اور کالعدم قوت مردی کے حامل کسی مرد کو اپنی بیٹی بیاہیں گے؟ بلکہ اگر آپ کو کوئی ایسا رشتہ آئے گا تو کیا آپ ایسے رشتہ کے بارے میں سننے کے بھی روادار ہوں گے؟ کیا مرزا غلام احمد صاحب نے قران کریم اور رسول کریم ﷺ کی واضح ہدایت کے مطابق کہ ایسے مواقعوں پر قول سدید سے کام لو اور انکو اپنے ایسے حالات کھول کر بتاؤ، جن سے آئندہ زندگی میں کوئی فساد نہ بن سکے، اپنی ایسی حالت (کالعدم قوت مردی) کا لڑکی کے والدین کو بتایا تھا؟ کیا اپنی مالی حالات کے بارے میں بتایا تھا، کہ یہ اس شادی کے لئے بھی پانچ سو روپیہ قرض لیکر آئے ہیں۔ اسلام کی تعلیمات بتاتی ہیں کہ انسان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا حکم ہے، اور حقوق العباد پر بہت زور دیا گیا ہے، کیا مرزا صاحب نے جبکہ انتیس (۲۹) سال سے پہلی بیوی کے حقوق ہی نہ ادا کر پا رہے تھے، ایسی حالت میں ایک اور شادی کر کے ازدواجی حقوق اور حقوق العباد کی خلاف ورزی نہیں کی؟ پھر قابل غور فقرہ کہ میں نے صبر کیا، حقوق بھی دوسرے کہ یہ خود ادا نہیں کر پا رہے تھے اپنی نامردی کے باعث، اور پھر بے شرمی کی انتہا کہ کہتا ہے کہ میں نے صبر کیا۔ ان دو عورتوں نے جس طرح خاموشی سے اس ظلم کو برداشت کیا انکے حق کو تسلیم کرنا تو دور کی بات ان کے لئے کوئی کلمہ خیر بھی نہیں؟ کیا اتنی واضح انسانی حقوق کی پامالی کے بعد، اپنے بے بنیاد صبر کا ڈھنڈورا پیٹنے والا کوئی ولی بھی کہلا سکتا ہے، کجا کہ دعویٰ نبوت ہو؟ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شرائط تم نے پوری کرنی ہیں سب سے اول وہ شرط یا شرائط پوری کرو جن سے تم نے ایک عورت کو اپنے لئے حلال کیا۔ اور مرزا صاحب کا یہ دعویٰ تھا کہ (نعوذ باللہ) وہ رسول کریم کا ہی وجود ہیں۔ کیا مرزا صاحب کا کردار اس بات کی تائید کرتا ہے؟ پھر مزے کی بات ہے کہ مزید شادیوں کے الہام بھی ہو رہے تھے اور اس سلسلہ میں محمدی بیگم والے

معاملے میں توبڑی شرمندگی بھی اٹھانی پڑی۔

## دایاں ہاتھ بیکار!!!

''آپ (مرزاغلام احمد صاحب) پانی کا گلاس یا چائے کی پیالی بائیں ہاتھ سے پکڑ کر پیا کرتے تھے''۔سیرت المہدی / ج دوئم /روایت نمبر۴۴۴/ صفحہ ۱۳۱۔حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''تم میں سے کوئی بائیں ہاتھ سے نہ کھائے نہ پئے، کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے''۔مسلم ، باب آداب طعام و الشراب۔بحوالہ روزنامہ الفضل،لندن / ۲۷ ستمبر ۲۰۰۲ء / صفحہ ۳۔

قادیانی حضرات کہیں گے کہ ''مسیح موعود'' صاحب کو بچپن میں یا جوانی میں کندھے میں چوٹ لگی تھی، اور اسکی وجہ سے ہاتھ میں کمزوری تھی ٹھیک ہے، آپ کی دلیل مان لی، پر سوال یہاں یہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ جانتا تھا کہ اس نے مرزا صاحب کو نبی بنانا ہے اور اسکا ہی دعویٰ ہے کہ وہ حفاظت بھی فرماتا ہے اپنے رسولوں کی (سورہ الجن ، آیات ۲۷ و ۲۸ )، اور اس حفاظت میں یہ بھی شامل ہے کہ ان سے (یعنی نبیوں/رسولوں) کوئی ایسا فعل نہ ہو جس میں شیطان کا دخل بھی ہو، تو کیا اللہ تعالےٰ انکی حفاظت نہ کرتا کہ وہ تمام عمر ایک ایسا کام کرنے سے بچے رہیں جس میں انکے کھانے پینے میں شیطان کا دخل ہو، اگر اللہ نے انکو نبی بنانا ہوتا تو کیا وہ انکو ایسی چوٹ سے نہ بچاتا، جس سے انکو ساری عمر بائیں ہاتھ سے کھانا پینا پڑا اور ہر کھانے میں شیطان کو شریک کرنا پڑا؟

## اسہال اور خارش !!!

''مجھے اسہال کی بیماری ہے اور ہر روز کئی کئی دست آتے ہیں''۔ملفوظات / ج ۲ / ص ۳۷۶۔دوسری جگہ فرماتے ہیں ''کبھی کبھی خارش کا عارضہ بھی ہو جاتا ہے اور اکثر دست آتے رہنا، یہ بیماری تقریباً بیس برس سے ہے''۔نسیم دعوت / ر خ، ج ۱۹ / ص ۷۴۔اسہال کی بیماری کا مطلب ہے کہ دن میں کم وبیش دس سے پندرہ بار بیت الخلا کے چکر لگانا۔اور اسی بیماری کی شدت سے جسکو مرزا صاحب نے خود ہیضہ قرار دیا، مرزا قادیانی صاحب کی وفات ہوئی، اور مزے کی بات یہ ہے کہ اس بیماری کے لئے مرزا صاحب نے خود دعا مانگی کہ اگر وہ جھوٹے ہیں تو اسکے ذریعہ انکی موت ہو، اور ہم مانتے ہیں کہ مرزا صاحب کی یہ دعا اللہ نے قبول کی، تا کہ سچے اور جھوٹے کا فرق واضح ہو اور اللہ نے مرزا صاحب کی یہ خواہش پوری کی اور پوری دنیا کو بتا دیا کہ مرزا صاحب کے تمام دعوے صرف اور صرف جھوٹ کا پلندہ ہیں، اور انکا دعویٰ رسالت کو دعویٰ خجالت میں بدل دیا۔یہ سب جاننے کے بعد جو تحقیق نہیں کرتے اور ابھی بھی انکو نبی مانتے ہیں ان پر ختم اللہ علیٰ قلوبھم کی مثال صادق آتی ہے۔اللہ تعالےٰ انکو ہدایت دے، آمین

## احتلام!!!

''ڈاکٹر میر محمد صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب کے خادم میاں حامد علی کی روایت ہے کہ ایک سفر میں حضرت صاحب کو احتلام ہوا۔جب میں نے یہ روایت سنی تو بہت تعجب ہوا کیونکہ میرا خیال تھا کہ انبیاء کو احتلام نہیں ہوتا پھر بعد فکر کرنے کے اور طبی طور پر اس مسئلہ پر غور کرنے کے میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ احتلام تین قسم کا ہوتا ہے ایک فطرتی، دوسرا شیطانی خواہشات اور خیالات کا نتیجہ اور تیسرا مرض کی وجہ سے۔انبیاء کو فطرتی اور بیماری والا احتلام ہو سکتا ہے مگر شیطانی نہیں ہوتا۔لوگوں نے سب قسم کے احتلام کو شیطانی سمجھ رکھا ہے جو کہ غلط ہے''۔سیرت المہدی / ج سوئم / روایت نمبر ۸۴۳ / ص ۲۴۲،مصنفہ مرزا بشیر احمد ایم۔اے

ایک حوالہ اور بھی دلچسپی کا باعث ہو سکتا ہے، ''ایک مرتبہ کسی نے پوچھا کہ انبیاء کو احتلام کیوں نہیں ہوتا؟ آپ نے فرمایا کہ چونکہ انبیاء سوتے جاگتے پاکیزہ خیالوں کے کچھ نہیں رکھتے اور ناپاک خیالوں کو دل میں آنے نہیں دیتے اس واسطے ان کو خواب میں بھی احتلام نہیں ہوتا'' تاریخ احمدیت / جلد ۱ / ص ۹۸ / موء لفہ دوست محمد شاہد۔اب آپ دیکھیں کہ مرزا صاحب نے صرف یہ کہا ہے کہ نبیوں کو خواب میں بھی احتلام نہیں ہوتا اور انہوں نے کوئی مزید امکان ہی نہیں چھوڑا، اب اگر مرزا صاحب نبی تھے تو کیا خدا تعالےٰ ان کو اس الزام سے پاک نہ رکھتا؟ جب مرزا صاحب کی سیرت میں بیویوں کے حقوق ادا نہ کرنا یا نا قابل ہونا، راتوں کو عورتوں سے خدمت لینا وغیرہ تو آپ کیسے ثابت کریں گے کہ احتلام کسی خیال کی بناء پر تھا یا بیماری کی بناء پر تھا۔اسپر میں مزید کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتا۔طبیعت میں گھن آتی ہے۔لیکن قارئین کے سامنے ہر اہم پہلو آنا چاہیے تھا اس لئے یہ روائت بیان کردی، کیونکہ جب رب نے اس بات کو ظاہر کیا اور پردہ نہیں ڈالا، تو میں خوامخواہ ایک بات کو چھپاؤں جبکہ میں ان کی ذات کے متعلق ایک انتہائی اہم نقطہ نظر سے بات کر رہا ہوں حالانکہ وہ رب چاہتا تو یہ بات ظاہر نہ ہوتی۔

## خراب حافظہ!!!

''میرا حافظہ بہت خراب ہے۔اگر کئی دفعہ کسی کی ملاقات ہو تب بھی بھول جاتا ہوں، یاددہانی عمدہ طریقہ ہے۔حافظہ کی یہ ابتری ہے کہ بیان نہیں کر سکتا''۔

مکتوبات احمدیہ/ ج پنجم/ نمبر ۳/ صفحہ ۳۱/ بحوالہ قادیانیت اسلام اور سائنس کے کٹہرے میں، مصنفہ عرفان محمود برق۔اورحافظہ خراب ہونے کا کئی جگہ ذکر کیا ہے۔لوگ پاس بیٹھے ہوتے تھے تو کہتے تھے کہ انکو بلالاؤ، اوراس طرح کے کئی واقعات ہیں،اس مضمون میں ہر چیز بیان کرنا مشکل ہے۔لیکن اس قسم کے کچھ واقعات انشائاللہ کسی دوسرے مضمون میں بیان ہونگے۔

## سل اوردق کی بیماری!!!

’’اور یہ خواب ان ایام میں آئی تھی کہ جب میں بعض اعراض اورامراض کی وجہ سے بہت ہی ضعیف اورکمزورتھا بلکہ قریب ہی وہ زمانہ گزر چکا تھا جب **مجھے دق کی بیماری ہوگئی تھی** اور بباعث گوشہ گزینی اورترک دنیا کے اہتمامات سے دل سخت کارہ تھا اورعیالداری کے بوجھ سے طبیعت متنفرتھی‘‘(طبیعت تو متنفر ہونی تھی، ساری عمر بیٹھ کر جوکھائی اورکوئی ذمہ داری نہ نبھائی۔ناقل)۔ضمیمہ تریاق القلوب/ر خ،ج۱۵/صفحہ۲۰۲۔

دق کی بیماری ایک موذی اورخبیث بیماری ہے،جسکو یہ بیماری ہوتی ہے،اس سے پرہیز کیا جاتا ہے۔اللہ تعالےٰ اپنے ولیوں کوبھی ایسی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے،اورمرزاصاحب کا دعویٰ تو نبوت کا ہے اورنبوت بھی کیسی،خاتم النبیین کا؟

## داڑھوں کو کیڑا!!!!

’’دندان مبارک آپ کے آخر میں خراب ہوگئے تھے یعنی کیڑا بعض داڑھوں کو لگ گیا تھا‘‘ سیرت المہدی/ج دوئم/ ص ۱۲۵/ از مرزا بشیر احمد

کسی کی آنکھوں پراورکسی کے زخموں پر اپنا لعاب لگاتے تھے تو کیا کیڑوں والا لعاب لگاتے تھے؟

انکی کچھ اور بھی بیماریاں مختلف جگہوں پر بیان ہوئی ہیں،انکا ذکر فی الحال اس جگہ میں نہیں،اگر ضرورت ہوئی تو کسی اورجگہ یا مضمون میں انشاءاللہ تفصیل سے کیا جائیگا۔اس مضمون میں بجائے تفصیل کے دراصل صرف توجہ طلب باتیں بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

## چند سوالات؟

(۱) کیا مراق خبیث مرض نہیں؟(۲) کیا مرگی یا ہسٹیر یا خبیث مرض نہیں؟ (۳) کیا دق ایک خبیث مرض نہیں؟(۴) کیا تیس برس سے زیادہ سر درد سے کوئی انسان نارمل رہ سکتا ہے؟(۵) کیا نامردی ایک خبیث مرض نہیں؟(۶) کیا نبیوں کو احتلام ہوتا ہے؟(۷) کیا دن میں سوسو بار پیشاب آنا اوربیس سال لگاتار اسہال کی بیمار خبیث مرض نہیں؟(۸) کیا ہیضہ خبیث مرض نہیں جس سے مرزا صاحب کی وفات ہوئی؟ اگر یہ امراض جنکا ذکر میں نے اپنے سوالوں میں کیا ہے امراض خبیثہ نہیں تو پھر تو ٹھیک ہے احمدی حضرات انکار کریں، میں مرزا صاحب کی تحریروں سے انکو امراض خبیثہ ثابت کرتا ہوں۔لیکن اگر یہ امراض خبیثہ ہیں تو احمدی حضرات اس الہام کی کیا تشریح کریں گے کہ مرزا صاحب امراض خبیثہ سے بچائے جائیں گے؟؟ بلکہ مرزا صاحب کی وفات بھی مرض خبیث ہیضہ میں ہوئی،اسکے متعلق کیا رائے ہے احمدی دوستوں کی؟ انکار کرو،آپکی کتابوں سے ثبوت میرے ذمے!

**بھائیو! خدا کے لئے دومنٹ کے لئے جذبات سے پرے ہٹ کر، اور غیر جانبدار ہو کر سوچو** (اسلئے کہ اپنے اعمال کا جواب آپ نے خود دینا ہے) کہ بقول مرزا صاحب کے انکو دق تھی، جس سے لوگ بھاگتے ہیں! مرزا صاحب پر مراق اورہسٹیر یا کے دورے پڑتے تھے، جوکہ ڈاکٹرز کی آراء کے مطابق، جذباتی اورذہنی طور پر ابنارمل ہونے کی نشانی ہے! مرزا صاحب بقول اپنے کے ایک لمبا عرصہ قوت مردمی سے محروم رہے! اسطرح نہ صرف ایسی حالت میں ایک ناکتخدا اور اپنے سے کم وبیش تیس سال چھوٹی لڑکی سے شادی کی! بلکہ پہلی بیوی (پھجے دی ماں) کے حقوق بھی کافی لمبے عرصہ سے ادا نہیں کررہے تھے اورکیا یہ شرعی اوراخلاقی طور پر ایک جرم نہیں ہے؟ اورتیسری کے لئے (محمدی بیگم) جوکہ کسی غیر کی منکوحہ بھی ہوگئی تھی، مرنے تک رالیں ٹپکاتے رہے ! مرزا صاحب ہمیشہ کی سر درد، دوران سر اورتشنج دل کے مریض تھے ،بسا اوقات دن میں سوسو بار پیشاب آتے تھے اسکا مطلب تو یہ ہے کہ عام طور پر بھی ساٹھ ستر بار تو پیشاب آتا ہوگا اوراکثر اسہال کا شکار بھی رہتے تھے، یعنی اکثر لوٹا ہاتھ میں ہوتا تھا ،اسکا مطلب ہے کہ اپنی کتابوں میں جو’’نادرتاویلات‘‘ پیش کیں انکا الہام یا خیال بھی ٹائلٹ میں ہی آیا ہوگا، کیونکہ زیادہ وقت تو وہیں گزرتا تھا۔اورزیادتی پیشاب کی وجہ سے ضعف اورکمزوری اوردوسری بیماریاں بھی اپنا اثر دکھارہی ہیں، دایاں بازو کام نہیں کرتا تھا، نماز کے وقت دائیں ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے سہارا دیتے تھے، اس سے پانی تک نہیں پی سکتے تھے، دورہ پڑتا تھا تو ٹانگیں باندھنی پڑ جاتی تھیں، چیخیں مارتے تھے۔مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ انکی گواہی تمام نبیوں نے دی ہے، قرآن نے دی ہے اورمرزا صاحب کا دعویٰ عین محمد ﷺ ہونے کا ہے، **اب آپ خود سوچو کہ اللہ کو اتنی کونسی مجبوری تھی کہ ایسی عظیم الشان شخصیت اورکام کے لئے ایک بیمار اورعارضی نہیں بلکہ مستقل بیمار شخص، اورپھر بیماریاں بھی کونسی دق۔ہسٹیریا، مالیخولیا، مراق، دوران سر، ہمیشہ کی سردرد، بیکار بازو، کثرت بول، کثرت اسہال، اورنامردی، ذیابیطیس، کا حامل ہی اس رتبہ پر بٹھانا تھا؟؟ اوپر سے لباس بھی میلا کچیلا اور پہننے کا طریقہ مضحکہ خیز؟ کیا خاتم الانبیاء، ختم المرسلین، فخرِ رُسل، فخرِ انسانیت،، رحمۃ اللعالمین، شاہ**

لولاک، شفیعِ روزِ محشر ﷺ کی بعثت ثانیہ یا محمدؐ ثانی کے طور پر ایسے شخص کو ہی بھیجنا تھا، جو اپنے اہل وعیال کے حقوق ہی نہیں ادا کرتا تھا، بلکہ اپنی زیادتی کو بھی اپنا ہی صبر کہتا تھا، جسکو لوٹے اور لیٹرین سے ہی فرصت نہیں تھی، جو بے پیندے لوٹے کی طرح ہر بات میں اپنا موقف بدل لیتا تھا؟؟؟

## آخر میں انتہائی اہم سوال!!!

مرزا صاحب فرماتے ہیں، ’’بعض کاملین اس طرح پر دوبارہ دنیا میں آجاتے ہیں کہ انکی روحانیت کسی اور پر تجلّی کرتی ہے اور اس وجہ سے وہ دوسرا شخص گویا پہلا شخص ہی ہوجاتا ہے۔ ہندؤں میں ایسا ہی اصول ہے‘‘براہین احمدیہ حصہ پنجم/ر خ، ج ۲۱/ص ۲۹۱۔ اور مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ وہ (نعوذ باللہ) محمدؐ ثانی ہیں اور کس طریق سے ہیں اور یہ عقیدہ کہاں سے اور کونسے مذہب سے لیا گیا ہے یہ تو اوپر والی تحریر نے بتا دیا۔ اب اسی عقیدہ پر مرزا صاحب کی ایک اور تحریر سے مرزا صاحب کا خیال کچھ واضح ہوتا ہے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں، ’’یوں تو آریہ لوگ کہتے ہیں کہ تناسخ ضرور سچ ہے (صرف آریہ ہی نہیں آپ بھی یہی کہہ رہے ہیں۔ ناقل) اور ایسا ہمیشہ کے لئے واجب الوقوع ہے کہ مکتی کے بعد بھی اُس سے پیچھا نہیں چھوٹتا لیکن بوجہ نادانی انہیں خیال نہیں کہ دائمی تناسخ کے ماننے سے تمام مقدسوں اور برگزیدوں کی ایسی بے ادبی ہوتی ہے کہ .............. واضح رہے کہ ہم ایسے خیال کو نہایت خبیث اور دور از ادب سمجھتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کسی پر ایسا خوش ہو کر اس کو مکتی دیکر پھر کسی وقت کُتا بلا سؤر وغیرہ بنادے۔ شحنہ حق/ر خ، ج ۲/ص ۳۵۱، حاشیہ۔ اس سے یہ بات سامنے آئی کہ مرزا صاحب کو اگر محمدؐ ثانی مان لیا جائے تو رسول کریم ﷺ مرزا صاحب کے عقیدہ کے مطابق دنیا میں دوبارہ تو آ سکتے ہیں لیکن پہلے سے کمتر حالت میں نہیں آسکتے، اور اگر ایسی بات کو تسلیم کرلیں کہ وہ پہلے سے کمتر حالت میں آسکتے ہیں، تو اسکو تسلیم کرنا خباثت اور بے ادبی ہوگی۔ اس تمہید کے بعد میرا سوال ہے کہ اسکو کیا کہیں گے خباثت مرزا صاحب یا بے ادبی؟؟؟؟؟؟؟؟

۔ محمد ﷺ اپنی پہلی بعثت میں تو انتہائی صحت مند تھے، لیکن مرزا صاحب کی صورت میں دوسری بعثت میں دائم المریض ہوں؟

۔ محمد ﷺ اپنی پہلی بعثت میں تو صحت مند ہاتھ پاؤں رکھتے تھے لیکن مرزا صاحب کی صورت میں دوسری بعثت میں دائیں ہاتھ سے پانی بھی نہ پی سکتے ہوں؟ بلکہ اپنی ہی حدیث شریف کے خلاف، شیطان کی طرح بائیں ہاتھ سے کھاتے پیتے رہے۔

۔ محمد ﷺ اپنی پہلی بعثت میں تو اپنی گیارہ (۱۱) بیویوں کے حقوق زوجیت انتہائی خوش اسلوبی سے ادا کرتے تھے لیکن مرزا صاحب کی صورت میں دوسری بعثت میں ایک بیوی کے حقوق ۲۹ سال تک ادا نہ کئے اور مدت تک دوسری بیوی کے بھی حقوق نہ ادا کر سکے اور بعد میں بھی کشتوں کے محتاج رہے؟

۔ محمد ﷺ اپنی پہلی بعثت میں تو کسی قسم کے دوران سر میں مبتلا نہ ہوں لیکن مرزا صاحب کی صورت میں دوسری بعثت میں دائمی دوران سر میں مبتلا رہیں؟

۔ محمد ﷺ اپنی پہلی بعثت میں تو مراق، مالیخولیا اور ہسٹیریا سے پاک ہوں، لیکن مرزا صاحب کی صورت میں دوسری بعثت میں مراق اور مالیخولیا، ہسٹیریا میں دائمی طور پر مبتلا رہیں؟

۔ محمد ﷺ اپنی پہلی بعثت میں تو قابلِ رشک یادداشت کے حامل ہوں، لیکن مرزا صاحب کی صورت میں دوسری بعثت میں ہمیشہ بھولنے کی بیماری کا شکار رہیں؟

۔ محمد ﷺ اپنی پہلی بعثت میں تو حوائجِ ضروریہ وغیرہ میں کسی قسم کی بے ربطی نہیں لیکن مرزا صاحب کی صورت میں دوسری بعثت میں دن میں سوسو (۱۰۰) بار لوٹ پکڑ کر بیت الخلاء کے چکر لگائے جارہے ہیں اور یہ ایک بار نہیں بلکہ اکثر، اور نارمل دنوں میں کم از کم پچیس سے تیس بار لوٹا ڈھونڈ رہے ہیں۔ اور بیس برس سے زیادہ اسہال کی بیماری کا شکار ہوں؟

۔ محمد ﷺ اپنی پہلی بعثت میں تو اللہ کی حفاظت میں دق اور سِل جیسے متعدی مرض سے محفوظ رہتے ہیں لیکن مرزا صاحب کی صورت میں دوسری بعثت میں انسانوں سے دور رکھنے والے متعدی امراض میں مبتلا ہوتے ہیں؟

مزید ایسے سوالات انشاءاللہ دوسرے مضمون میں زیادہ تفصیل سے اُٹھاؤں گا، لیکن کیا انہی امراض کی وجہ سے مرزا صاحب اپنے عقائد میں غلط، اپنے دعاوی میں جھوٹے، اور ایک ایبنارمل انسان ثابت نہیں ہوتے؟ اور کیا ایک ایب نارمل، بات بات میں غلو کرنے والا، دعووں میں غلط آدمی، ولایت/مجددیت/مسیحیت یا نبوت وغیرہ وغیرہ کا اہل ہوسکتا ہے؟

<u>مرزا صاحب فرماتے ہیں</u>

’’رُوح بغیر جسم کے کچھ چیز نہیں اگر روح بغیر جسم کے کچھ ہوتی تو خدا تعالےٰ کا یہ کام لغو ٹھہرتا کہ اس کو خواہ مخواہ جسم فانی سے پیوند دے دیتا۔ روح کے افعال کاملہ صادر ہونے کے لئے اسلامی اصول کی رو سے جسم کی رفاقت روح سے دائمی ہے۔ اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن، جلد ۱۰، صفحہ ۴۰۴ و ۴۰۵۔ اور مطالب کے علاوہ اسکا یہ مطلب بھی میری سمجھ میں مختصر لفظوں میں یہ آیا کہ جب روح اور جسم کا رشتہ لازم ملزوم ہے اور ایک کی صحت دوسرے کو متاثر کرتی ہے تو مکمل طور پر ٹوٹ پھوٹ کا شکار اور تکلیف میں مبتلا جسم نے کیا روح کو گہرے طور پر متاثر نہیں کیا ہوگا اور ایک بیماریوں سے متاثر شدہ روح دوسری روحوں کو کہاں تک صحیح اور واضح راہنمائی کر سکتی ہے؟ آپ خود سوچیں کہ اگر کوئی شخص دوران سر کا شکار ہو اور ہر پانچ منٹ میں پیشاب کرنے پر مجبور ہو، وہ تو ایک سائیکل تک نہیں چلاتا یا چلا سکتا، لیکن

یہاں تو تیس سے زیادہ بیماریوں کے ساتھ، جن میں زیادہ تر خبیث اور دائمی امراض ہیں، مرزا صاحب نبوت کی خدائی گاڑی چلانے کے دعویدار ہیں۔ کیا یہ ممکن ہے اور کیا یہ دعویٰ صحیح ہوسکتا ہے؟

کیا جو تضادات ہم مرزا صاحب کی تحریر میں دیکھتے ہیں وہ اسی متاثر شدہ روح کی کرفرمائی تو نہیں؟ میں نہ تو ڈاکٹر ہوں اور نہ ہی عالم، میرے سوال تو ایک عام شخص کے سوال ہیں جو کہ ان باتوں پر ہیں جو واضح طور پر سب کو نظر آ رہی ہیں لیکن مرزا صاحب کے پیروکاروں کی طرف سے صحیح و دیانتدارانہ جواب نہیں مل رہا یا نہیں دیا جا رہا۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کی رہنمائی کرے اور جو لوگ مرزا صاحب کی خود ساختہ نبوت کے اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں ان کو شمع محمد ﷺ کی روشنی نصیب کرے۔ آمین